یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No. 352

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

الحکمۃ

# اہل حدیث

امرتسر ۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعۃ المبارک

اطلاع

[illegible]

## اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات [illegible]

## قیمت اخبار کی سالانہ

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ عالیہ سے | [illegible] |
| والیان ریاست سے | [illegible] |
| رؤسا و جاگیرداروں سے | [illegible] |
| عام خریداروں سے | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| ممالک غیر سے | [illegible] |

[illegible] ہونا چاہئے۔ نمونہ بھی [illegible] مضامین اور تازہ خبریں [illegible] درج ہونگی [illegible] کا فیصلہ [illegible] خط و کتابت [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] مالک مطبع [illegible]

## آریہ سماج کی ادائیں

بلا سے کوئی ادا آدان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو [illegible]

خدا کی شان ہے کہ آریہ سماج کا دعوی ہے [illegible] اصول کہ سچائی کے ماننے اور جھوٹ کے چھوڑنے کو ہمیشہ [illegible] رہنا چاہئے۔ کیسا خوش کن اصول ہے مگر جب آریہ سماج کا برتاؤ دیکھا جاتا ہے تو یقین ہو جاتا ہے کہ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] اسلام [illegible] سچے دشمن ہے [illegible] اگر [illegible] کہ [illegible] ہے [illegible]

سوامی دیانند نے اپنی معمولی ناواقفی سے ستیارتھ پرکاش میں وہ سوال قرآن شریف پر جو کئے ہیں۔ بس انکو تو وحی آسمانی سمجھتے ہیں گو اُن کے جوابات علمار اسلام نے کافی وافی دے دیے ہیں مگر آریہ سماجی ہیں کہ بحکم

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم

اوہی کا راگ الاپتے جاتے ہیں سوامی جی کے بعد پنڈت لیکھرام مقتول آیا۔ تو اُسنے بھی اسی بنیاد پر بنیا اٹھائی۔ خیر وہ تو ایک حد تک معذور تہا۔ کیونکہ لیکھرام کی زندگی تک ستیارتھ پرکاش کا جواب مسلمانوں کی طرف سے شائع نہ ہوا تہا۔ کیونکہ ستیارتھ ہی ملک کی عام زبان (اردو) میں ہنوز شائع نہ ہوئی تھی افسوس تو دہرم پالی سبہ ہے کہ باوجودیکہ اسکے وقت ستیارتھ پرکاش کا جواب حق پرکاش چھپ چکا تہا۔ مگر اس بھلے مانس نے اُسے بڑا گزشتہ سمجھکر چھوا بہی نہیں وہی اعتراضات معمولی ہیر پھیر سے ایک سو سولہ تک پہنچا دئیے۔ جنکے جوابات علمار اسلام نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق کئی ایک دئیے سو امید تھی کہ آریہ سماجی آئیندہ کو ایسے اعتراضات کرنے سے ذرا رکا کرینگے۔ کیونکہ ان کے کل اعتراضوں کا ذخیرہ بس یہی دو کتابیں ہیں یعنے ستیارتھ پرکاش اور ترک اسلام جن کے جوابات کافی ہو چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ اس نوجوان پارٹی کی نسبت ہماری امید اور توقع کا وہی حشر ہوا جو کسی استاد کا قول ہے ؎

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

آریہ اخبار پرکاش لاہور میں ایک اعتراض روزہ کی نسبت چھپا ہے جسکا جواب ترک اسلام میں خاکسار دے چکا ہے مگر معترض جو نام آریہ ہو اس لئے اُس سے یہ توقع کرنی کہ اس نے اوسے دیکھا ہوگا۔ یا دیکھکر قبول کیا ہوگا بالکل ایک ہوس خام ہے آریہ اور قبول حق؟ اینچہ بوالعجبی است۔ خیر بہرحال معترض کا سوال اسی کی عبارت میں لکھا جاتا ہے آپ لکھتے ہیں:-

## روزہ رکھنے اور کھولنے کا وقت

روایت ہے کہ ایک شخص قاضی کے پاس گیا اور پوچھا کہ روزہ کسوقت کھولا جاوے تو جواب ملا۔ کہ جبوقت آفتاب غروب ہو جاوے تو چھوڑ دو۔ اس شخص ایک سادہ مزاج شخص تہا دلمیں خیال گذرا۔ کہ اگر آفتاب غروب ہونے میں برس لگائے تو پہر کیا کیا جاوے۔ لہذا آپنے سادگی سے پوچھا کہ اگر آفتاب آدہی رات تک غروب نہ ہو۔ تو پہر کیا کیا جاوے۔ قاضی نے اسکا جواب معقول دینے کی بجائے اسکی سادگی پر ہنس دیا۔ اور اسے بیوقوف سمجھا۔

مگر اسوقت معمولی طور پر جغرافیہ دان دنیا جانتی ہے کہ بعض ممالک میں آفتاب ۲۴ گہنٹہ کے اندر اندر نہ چڑہتا یا چھپتا نہیں اور چونکہ روزہ رکھنا ہر تمام شخص کیلئے ضروری چیز ہے مناسب ہے کہ مناسب وقت کے وقفہ پر روزہ رکھ لیا جاوے اور کھول دیا جاوے ملاحظہ اکثیر

اصل سوال کا مطلب یہ ہے۔ کہ چونکہ بعض ممالک میں چھ چھ ماہ کا دن رہتا ہے اسلئے وہاں اتنی مدت کا روزہ کیونکر رکھا جا سکتا ہے؟ قرآن شریف نے خود اس سوال کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو عام قانون سے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ یعنے اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اسکی طاقت سے بڑہکر حکم نہیں دیتا۔ جسکو وہ برداشت نہ کر سکے۔ پس اگر وہ لوگ بھی ہماری طرح چہہ ماہ کے دن میں روزہ نہیں رکھ سکتے تو ان پر روزہ فرض ہی نہیں دوئم خاص جواب یہ دیا ہے کہ روزہ کی بابت فرمایا ہے مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ یعنے جو کوئی رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزہ رکھے اسی لئے اگر ایسی صورت ہو۔ کہ لنڈن میں رمضان کا چاند چڑہے مگر امرتسر میں نہ چڑہے۔ تو اس روز ہم روزہ نہ رکھینگے۔ کیونکہ ہمارے حق میں وہ دن رمضان کا نہیں۔ پس جب یہ اصول ہے کہ جس کو رمضان کا مہینہ ملے وہی روزہ رکھے۔ تو اب بتلائیے جہاں چہہ مہینے کا دن اور چہہ مہینے کی رات ہوگی وہاں رمضان شریف ہی نہ ہوگا۔ تو روزہ کیسے؟

سماجیو! بتلاؤ! متکلم کے خلاف منشاء کلام کرکے نیچا کون ہوا تم ہیں
(وہ دنیا جو ستیارتھ صفحہ دیکھکر بتلانا)

سماجی سمجھو! یہ تو ہو لیا۔ آؤ اب ہم تمہیں ایک اندہیر کی سیر کرائیں۔

سوامی جی صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں ا۔ کہ سورج کے طلوع ہونے ... ایک آریہ کو سندھیا کرنی چاہئے (بہت خوب) پہر صفحہ ۳۲ کہ سورج کے کرہ میں بھی لوگ بستے ہیں۔ اون کے لئے بھی وید ہے۔ یعنے انکو بھی اسی وید پر عمل کرنا ہوگا

ahmadimuslim.de

پہنچے اور کون جا پہنچے۔ خیر ما ما چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت) بس بتلاؤ۔ کہ جو لوگ سورج دیوتا میں رہتے ہیں۔ ان کی سندھیا کا کون کون وقت ہے؟ طلوع و غروب آفتاب کا وہاں بھی ہے؟ ذرہ سوچکر کہنا کہیں گھبراہٹ میں سوامی درشنانند جی کی طرح نہ کہدینا۔ کہ انکا سویرا اور ہے؟

سماجی ممبرو! گھبرانے کی بات نہیں ہفتہ دو ہفتہ بلکہ مہینہ دو مہینے سوچکر جواب دینا۔ جلدی کیا ہے؟ مہاشہ دھرم پال۔ اڈیٹر آریہ مسافر۔ پرکاش۔ ہتکاری۔ منشی سدھار وغیرہ کو بھی بلاؤ۔ مگر یاد رکھو؎

قیامت خیز ہے افسانۂ پر درد و غم میرا
نہ کھلواؤ زباں میری نہ اٹھواؤ قلم میرا

# کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی

رات کو تھوڑی سی پی صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہ کسی اوباش رند شرب کا قول ہے۔ مگر جب ہم غور دیکھتے ہیں تو ہمیں خیال گذرتا ہے کہ کہیں ہمارے قادیانی کرشن مہاراج کا تو نہیں۔ آپ نے (القبول) خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ میں کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ کب کیا؟ رسالہ انجام آتھم کے اخیر صفحہ پر۔ خاکسار جب دعوت مہاراج اور دولت پر قادیاں پہنچا۔ تو مہاراج نے جب بھی یہی عذر کیا تھا۔ کہ میں نے ایشور سے عہد کیا ہوا ہے۔ کہ کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ خیر اس عذر کا صدق کذب معلوم کرنے کے لئے تو رسالہ الہامات مرزا جسے دیکھنا ہو۔ دیکھ لے۔ بہر حال آپ آجتک یہی کبھی کبھی اظہار کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں جب مہاراج براجمان تھے تو ایک تقریر کے ضمن میں آپ نے فرمایا۔ کہ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ کل نبی مر چکے ہیں۔ یہ سنکر مولوی حافظ محمد لکھوکی کھڑے ہوگئے کہ مرزا صاحب وہ آیت مجھے دکھلائیے جسمیں ذکر ہے کہ کل نبی مہاراج نے فرمایا۔ کہ ہم بحث نہیں کرتے۔ حافظ موصوف نے کہا یہ بحث نہیں ہے میں تو صرف اس آیت کا حوالہ پوچھتا ہوں مگر مہاراج نے نہ تو کچھ کہنا تھا نہ کہا۔ یہی کہتے گئے۔ کہ ہم نے بحث نہ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ مگر افسوس کہ حافظ صاحب موصوف کے ایسے صاف اور سیدھے سوال کو تو یوں ٹال دیا گیا۔ لیکن (حسب بیان اخبار الحکم ۱۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء) قادیاں میں جب ایک ترک اور ایک یہودی نے آکر چند سوال کئے۔ تو ان کو بڑی خوشی سے جواب دئے اور خوب ہی کھولکر توجہ سے سوال و جواب ہوئے اوسوقت نہ تو کوئی وعدہ یاد آیا۔ نہ کوئی خلاف معاہدہ کا خوف ہوا۔ کیوں نہ ہو؎

اذا غلت حسنا اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

بالکل ٹھیک ہے؎

کیونکہ مجھے باور ہے کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ اونہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

کیا الحکم کا اڈیٹر بتلا سکتا ہے؟ کہ بحث و مباحثہ (جس سے کرشن جی کی توبہ ہے اُس) کی تعریف کیا ہے اور یہ کہ کرشن جی نے کہاں تک بحث و مباحثہ کرنے سے خدا کیساتھ وعدہ کیا ہے؟

**لطیفہ**۔ امرتسر میں جو مہاراج کی درگت ہوئی وہ ناظرین اہلحدیث نمبر ۲ میں ملاحظہ کر چکے ہونگے۔ اُس کے متعلق الحکم ۱۷ نومبر میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت اقدس (مہاراج) نے ابھی صبح لیتے ۹ نومبر کو خواب میں گنتی دیکھتے تھے اور فرمایا تھا کہ گنتے فساد ہوتے ہیں (کون پوچھے کہ ثبوت کیا؟ کوئی لغت ہے یا اصول تعبیر) پھر الہام ہوا۔ انی مع الرسول اقوم یعنے خدا فرماتا ہے کہ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ پھر لکھا ہے کہ امرتسر میں جو مفسدوں نے فساد کیا۔ وہ یہی تھا جسکا الہام پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔ بہت خوب۔ مگر جناب والا اس میں بھی دو طرح سے آپ ہی ملزم ہیں جبکہ خدا نے آپکو اس فساد کی خبر بھی دی تھی۔ تو پھر آپ کیوں لیکچر دینے گئے۔ کیوں حکم خداوندی ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة (آپ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو) کا خلاف کیا حالانکہ اسی آیت کے مطابق آپ لاہور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ والوں کے مقابلہ پر نہ آئے تھے۔ کہ اُن کے ساتھ آدمی زیادہ ہیں مجھے مار ڈالینگے۔ مگر یہاں آپکو یہ نہ سوجھی۔

دوسری وجہ اس الہام کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ جب خدا نے

ahmadimuslim.de

آپ کے ساتھ ہونیکا وعدہ کیا تھا تو اُسنے پھر آپکا ساتھ کیوں نہ دیا۔ کیوں آپکو البقول اڈیٹر ریویو، ہتھوڑوں کی مار میں چھوڑ دیا۔ آپکو یاد ہوگا۔ کہ یہی الہام آپ سے پہلے ایک سچے رسول موسیٰ علیہ السلام کو ہوا تھا جسکے الفاظ یہ تھے اِنَّنِي مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى یعنے اے موسیٰ تو اور تیرا بھائی ہارون فرعون کے پاس جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ ہونگا۔ سنونگا اور دیکھونگا۔ اس الہام نے دربار فرعونی میں وہ جلوہ دکھایا تھا۔ کہ حضرت موسیٰ اور ہارون یکہ و تنہا تھے مگر فرعون سے نہ کسی اُسکے حامی سے یہ جرأت ہوئی۔ کہ موسیٰ کی طرف انگلی بھی اٹھا سکے۔

مرزائیو! اگر شرم ہے تو سوچیو!! دیکھنا سچے اور جھوٹے الہاموں میں تمیز ہو سکتی ہے سچ ہے ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

# میاں عبدالعزیز ساکن موضع تیجہ
## ضلع گورداسپور کا جواب

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا۔ کہ میاں عبدالعزیز مذکور نے اخبار الحکم قادیان میں دعویٰ کیا تھا۔ کہ آپ (خاکسار) دکھا دیں کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت آنحضرت کیطرح کیا ہے تو میں مبلغ پانسو روپیہ آپکو انعام دونگا۔ جسکا جواب اہلحدیث میں دیا گیا تھا۔ کہ آپ روپیہ کسی مہاجن کے ہاں جمع کرا دیں اور منصف مقرر کریں۔ تو میں دکھا دونگا۔ اسکا جواب عبدالعزیز مذکور نے بذریعہ اخبار الحکم بہت لمبا چوڑا (حسب عادت رسول خود) گالی گلوچ کا بھرا چھپوا دیا۔ خیر اُن گالیوں کا جواب ہمارے پاس نہیں البتہ روپیہ جمع کرانے کے متعلق جو ایک عذر اُس نے کیا ہے اوسکا جواب دینا ضروری ہے آپ لکھتے ہیں۔ کہ تم تو پانچ سالوں میں جواب دوگے۔ تو ہمارا پانسو روپیہ اتنے سال بلا منافع یونہی رکا رہیگا۔ پھر اُس منافع کا اندازہ لگا کر کسی سود کی رقم داخل کرنے کو مجھے کہا ہے جبکہ اب یہ ہے کہ میں تو اپنا دعویٰ ثابت کرنے کو پانچ منٹ سے زیادہ نہ لونگا۔ آپ کو کس نے کہا کہ پانچ سال میں ثبوت دونگا۔ مرزا جی کے متعلق کوئی دعویٰ ایسا ہے کہ ایک واقف کار آدمی کو اُس کے ثبوت دینے میں پانچ منٹ بھی لگیں پس آپ مطمئن رہیں۔ میں منصف کے سامنے پانچ منٹوں میں نہیں تین منٹوں میں اپنے دعوے کا ثبوت دیدونگا۔ اگر ثبوت نہوا۔ تو آپ فوراً اپنا روپیہ واپس لیجائیگا۔ مرد میدان بنو! گھبرانے کی بات کیا ہے اپنے مضمون نگار دہقانی فاضل کو بھی ساتھ لیتے آنا۔ وہ بھی تمہاری مدد کردیگا بس اب ادھر اُدھر کی باتیں نہ بناؤ۔ اپنے وعدہ کو یاد کرکے فوراً رقم کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کرا کر مجھے اطلاع دو۔

# اسلام و جاپان

مسٹر حسان تیوشن چینی مسلم کی کتاب چھپنے کے بعد جو کمیٹی انجمن ادیان جاپانی نے اسلامیہ مسائل پر غور کرنے کے لئے قائم کی تھی۔ اُن کی تحقیقات کا کچھ نتیجہ جاپانی رسالہ شوکیما میں اس طرح مندرج ہے۔

کمیٹی مجلس نے موضوع بحث کو تین حصوں میں تقسیم کیا مسئلہ عبادت، تو مسٹر کوریبا و شرکاء کے سپرد ہوا۔ اسیطرح مسائل معاملات یا تمدن مسٹر چودا (ابو علا) کو سونپے گئے اور عقوبات کے مسائل مسٹر الیوداوا کے سپرد ہوئے انہوں نے ہر ایک کیساتھ چند اور آدمی مشکل مسائل میں مدد دینے کے لئے مقرر کئے اور مسٹر حسان تیوشن مولف کتاب کو چین سے بلایا گیا۔ حسان تیوشن بڑی خوشی سے حاضر ہوئے۔ پھر ان تینوں مضامین پر علیحدہ علیحدہ بحث شروع ہوئی اور آخر کار مسئلہ توحید یعنے (لا الہ الا اللہ) پر آکر بحث ٹھہر گئی۔ مسٹر کوریبا نے اپنے تمام منطقی اور علمی دلائل تعدد خدا ثابت کرنے کیلئے خرچ کئے لیکن جیسا کہ معلوم ہوتا ہے غلبہ اُن کی جانب نہیں رہا۔ کیونکہ ان جاپانی بحث میں مسٹر حسان تیوشن کی رائے کیطرف میلان کر گئے ہیں اب یہ قرار دیا ہے کہ جو مسئلہ اسلامی ٹھیک یا صحیح معلوم ہو تمام اخبارات دینیہ میں چھپوا دیا جائے تاکہ جمہور کو اس سے واقفیت ہو۔ اور علاوہ اسکے جو مسئلہ کمیٹی میں طے ہو چکا ہو۔ اسکی چھپوا کر عوام الناس اور شہر بازار میں تقسیم کیجائیں۔ اسوقت ہم ناظرین کے سامنے تمام بحث کا

کارخانہ
اگر آپ کو عمدہ
کے مشہور قدیمی
سے منگوا لیں
بعطر قیمتاً
گلاب
کیوڑہ
موتیا
حنا
چنبیلی
مفصل
اشتہار
نسیم

معذور ہیں۔ لیکن ہم اسقدر یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ جاپان میں مسئلہ توحید کی تائید بہت سرعت سے شروع ہوگئی ہے۔ مسٹر کوریما کا ابھی مقابلہ پر اٹھنا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔ کیونکہ جب بحث زیادہ شد و مد اور تحقیق سے ہوگی تاکہ مسئلہ کی پوری پہچان بین ہوجائے تو ہر ایک جاپانی پر حق ظاہر ہوجائیگا۔

(انسٹیٹیوٹ گزٹ منقول از اللامعہ)

# میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

## مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر میرا متوجہ ہونا اور میرا اُسے حرف بحرف خلاف پانا

چونکہ میں نے تمام کتب مرزا صاحب مطالعہ نہیں کی تھیں نہ تو مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے کونسی پیشگوئیاں کیں اور کہاں تک بموجب مضمون الفاظ کے وہ پوری ہوئیں۔ سفر کے فضل سے اسبات پر کچھ لکھنے کے لئے کہ آیا واقعہ میں کوئی ایسی پیشگوئیاں بھی ہیں جو صریح طور سے غلط نکلی ہوں۔ محمد اعظم کے پاس رہتے ہوئے میں نے حسن اتفاق سے مرزا صاحب کی دافع البلاء کا مطالعہ کیا۔ تو میں نے طاعون کی نسبت بڑے زور کی پیشگوئی اس خلاصہ کی درج پائی کہ بلفظ إِنَّهُ آوَى الْقَرْيَةَ قادیان طاعون سے محفوظ رہیگا۔ اور پھر اسکی تائید تشریح الہام لولا الاکرام لهلك المقام سے کیگئی تھی اور حاشیہ میں مندرج ہے۔ کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی کیس شاذ و نادر کے طور پر قادیان میں ہوجاوے مگر یہی بھی طاعون کا فلاں قسم مہلک نہیں پھیلیگا۔ کہ جس سے افراتفری پھیلے اور لوگ بھاگیں۔ پھر قادیان میں پہنچکر میں نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پچھلے سال ایسی سخت طاعون پڑ چکی ہے کہ قریباً چار سو آدمی قادیان جیسی چھوٹی سی بستی میں ہلاک ہوئے۔ اور یہ بھی سنا۔ کہ قریباً بیس پچیس کیس روزانہ ہوتے تھے۔ الامان! الحفیظ! میں نے جو مرزا صاحب کے استاد کے بیٹے سے جانتے ہیں اور جو مرزا صاحب کی لمبی لمبی مدتیں بیان کرتے رہتے ہیں (اسکی حالت یہ کہ محمد اعظم موصوف سے میں نے سنا کہ وہ مرزائی تک نہیں ہیں۔ اور بیعت تک کبھی نہیں کی ہوئی ہے

بلکہ مرزا صاحب کیطرف سے اور نہیں کچھ روپیہ خیرات کے طور پر ملتا رہتا ہے یہ طرز زندگی کے ایسے لوگوں کی ناقابل توجہ کی ہے۔ پھر مرزائی لوگ مرزا صاحب کی نسبت شہادت بھی ایسے غیر مرزائیوں کی پیش کرتے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ بعض دفعہ ہوا۔

ایسا ہی محمد علی شاہ صاحب کی بابت میں نے سنا کہ وہ کبھی بیعت تک نہیں ہوئے۔ مگر جب میں اسکی جگہ پر پہنچونگا۔ تو انکے جوش و خروش کو جو مرزا صاحب کی محبت میں ظاہر کرتے اور وہ تپاک جس سے مرزائی صاحبان سے کھلم کھلا دیکھکر میں حیران ہوگیا۔ خصوصاً جبکہ میں نے یہ سنا کہ اس شخص نے مرزا صاحب کی بیعت تک بھی نہیں کی ہوئی ہے لیکن مرزائی صاحب سے میں سن چکا تھا کہ یہ شخص مرزا صاحب کے ابتدائی سن کا واقف ہے اور کہ وہ ہمیشہ سے اُن کی نسبت دعا مانگتا رہا ہے اور نمونتاً اُس نے ایک کہانی بھی سنائی تھی۔ ان حالات میں ایسے اشخاص کی نسبت کو میں سمجھ تک نہ سکا۔ کہ معاملہ کیا ہے؟ کی زبانی جو محمد اعظم سے کلام کرتے تھے اتفاقاً ایک شام کو سن لیا۔ کہ قادیان سے طاعون سے بھاگے ہوئے لوگ ابتک قادیان میں واپس نہیں گئے۔ اور باہر رہتے ہیں واللہ اعلم یہ کہاں تک صحیح ہے مگر ایک جاہل ہندو دہقان سے جو قادیان کے باہر مویشی چرا رہا تھا میں نے پوچھا۔ کہ طاعون قادیان میں پڑی تھی اور کئی سینکڑوں آدمی مرے میں نے پوچھا۔ کہ آیا لوگوں میں افراتفری بھی پڑی تھی جو اُس نے جواب دیا کہ الامان! پھر بولا کہ قادیان کے غربی طرف جہاں سیر کی باغ میں اور باقی ہر طرف قادیان کے لوگ جنگل کی طرف بستی سے نکل گئے تھے۔ اور عرصہ تک باہر پڑے رہے تھے علاوہ ازیں میں نے بورڈنگ ہوس میں بھی سنا تھا۔ کہ بورڈنگ ہوس چند روز بند کیا گیا تھا۔ اور لڑکوں کو کہا گیا تھا۔ کہ جاؤ بھاگنے کے لئے اپنے گھروں کو تشریف لے جاؤ۔ یہ ہے إِنَّهُ آوَى الْقَرْيَةَ کا نتیجہ کہ شہر سے اور پھر باہر افراتفری نہ ہوسکے اور شاذ و نادر کیس کا معنے۔ میں حیران رہ گیا۔ کہ ایسی زور کی پیشگوئی جو ایسی جرات سے دافع البلاء میں کیجاوے کہ فلاں۔ فلاں [illegible] کی نسبت کردیں۔ کہ وہاں طاعون نہ پڑیگی۔ (بھلا خود کی خدائی میں کون [illegible]) اور کون اتنی دلیری خدا تعالیٰ پر کرسکے جتنا ایسا دعوی کرے [illegible] نے قادیان سے بخلاف پیشگوئی مرزا صاحب کیا کچھ کر دکھایا۔ توبہ! توبہ!! ایسی صاف طور سے ہر ایک لفظ پیشگوئی کو توڑ کر بلکہ مرزا صاحب کی احتیاطی تاویل کو بھی پاش پاش کر سخت افراتفری اور چیخ پکار پیدا کردی۔

کوئی مرزائی طاعون سے مرا یا نہ مرا سو وہ ایک رد شدہ چیز ہے (خواہ کوئی کہتا کہ

ahmadimuslim.de

کہ درحقیقت اسکے ضمن میں رحمت ہے۔ خودساختہ کہانیوں یعنے اناجیل موجودہ کی رو سے یسوع نے بھی تو سلطنت حواریوں کو دے ہی دی تھی۔ جواب روحانی دشمنی سے تعبیر کرتے پادری پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جن جن امم سابقہ کی نسبت یا کسی شخص کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ وہ عذاب سے ہلاک ہوا۔ وہ درحقیقت ابتلا نہ بلکہ رحمت تھا۔ اور کہ وہ شخص تمام گناہوں سے پاک کر کے بہشت میں پہنچایا گیا۔ دیکھئے کیسی صفائی سے پیشگوئی غلط نکلی۔ اور پیشگوئی کے ان صریح روزانہ کے الفاظ کی اب کوئی کیا تاویل کریگا۔ جسمیں مرزا صاحب کی حاشیہ والی مفصل قابل معنی کا بطلان بھی صاف صاف خدا تعالےٰ نے ظاہر کر دیا۔ مجھے کسی سے کوئی نفسی بغض نہیں ہے۔ الحمدللہ کہ میں نے تو وہ کچھ دیکھا۔ جس نے مجھے تذبذب سے نکال دیا۔ ڈیرہ غازی خاں میں منشی عبدالرحمٰن خاں مرزائی مدرس برانچ سکول کے پاس رہکر مجھے مرزا صاحب کی نسبت ان کی تعریفیں سنکر ٹہراؤ سوار تھا۔ اور میں اُس شخص کے پاس سنتے سنتے نیک اعتقاد کر کے خیالات دوڑاتا تھا۔ الحمدللہ کہ خود تحقیق کر کے فیصلہ کر لیا۔ کیا نبی اور نبی بھی اولوالعزم جو ابن مریم سے کہیں بہتری کا مدعی ہو۔ اور جو اعلےٰ انبیاء کے کمالات کا جامع ہو۔ کی پیشگوئی صاف طور سے غلط ہو کر پیشگوئی کے الفاظ کو مٹا دیوے۔ اور پھر بھی مانا جاوے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ حاشا ظاہر ہے کہ وہ پیشگوئی کے الفاظ بشری یعنے مرزا صاحب کی اپنی طرف سے لکھی ہوئی تھی جو ہرگز پوری نہ ہوئی۔ بلکہ اونکا عکس ہو گیا۔ پھر کیونکر ہو گیا ہے کہ نبی محض ہوائی خیالات کی بنا پر تمامیں تبلیغ دی گئی استغفراللہ انبیاء تو لقولہٖ نحن بامرہ یفعلون۔ ہرگز اپنی طرف سے تحدی نہیں کرتے کیا یہ پیشگوئی کا صاف طور سے خلاف ہونا جو ان الفاظ میں تھی اور جسکی کوئی بھی تاویل نہیں کر سکتے۔ اس طرح برباد جانا محکم معیار ہو کر اس امر کے لئے بالکل کافی نہیں ہے کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ میں تو صرف نمونہ کے طور پر کچھ پیش کرتا ہوں۔ جو اتفاقاً میری نظر سے گذر گیا۔ نہ معلوم مرزا صاحب کے تمام گذشتہ حالات پر بصیرت سے غور کرنے اور اُن کی تمام تصنیفات کی ورق گردانی کر کے پیشگوئیوں کے الفاظ کو واقعات سے مقابلہ کرنے پر اور نہیں تو آئی پیشگوئیوں سے مقابلہ دینے پر کیا کچھ مرزا صاحب کا اندر معلوم ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ میں نے کچھ اور بھی پایا جو ذکر ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ)

چودہویں صدی کا مسیح (مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات بطرز ناول نہایت دلچسپ) (عہ)

# قتل الموذی قبل الایذا

## بچھو کے کاٹے کا ایک آسان علاج

(از جناب ڈاکٹر رجنداس صاحب ایل۔ ایم۔ ایس پنشنر امرتسری)

اسوقت اخبارات میں مختلف قسم کا علاج دیکھنے میں آیا اور کتابوں میں بھی ایسا ہی دیکھا گیا۔ چنانچہ سراج الاخبار جہلم میں تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہوگا کہ دیکھنے میں آیا۔ کہ درخت نیم کا چھال تمباکو کے طور پر چلم میں جلا کر ڈنگ کی جگہ پر لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ مگر لگانے سے کبھی فائدہ ہوتا ہے۔

چند سال ہوئے۔ انڈین میڈیکل گزٹ میں دیکھا تھا۔ کہ لائیکوار امونیا اور لائیکوار سرفیا اسطاقی ہموزن ملا کر پچکاری زیر جلد جائے ڈنگ پر لگانی مفید ہے۔

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک میڈیکل پیپر بنام مرآت الطبابت امرتسر میں شائع ہوتا تھا۔ اس میں ایک جوتشی حکیم صاحب کا ریواک ایسڈ میں روئی تر کرکے اور پھر تیل میں رکھ کے جلائے ڈنگ پر لگانا مفید بتلاتے تھے۔

ایک ڈاکٹر صاحب کا سنگ لگانا مفید لکھتے ہیں۔

ایک صاحب اسپکیولڈ۔ لائیکوار امونیا کا پولٹس نطلیہ مند لکھتے ہیں طب اکبری میں یوں لکھا ہے۔ کہ اوسیوقت جہاں ڈنگ مارا ہو اس جگہ سے اوپر بند لگائیں اور زہر کو منہ سے یا محاجم یعنی سینگی سے کھینچیں اور گرم پانی یا بابونہ اور سبوس اور نمک اور سداب کے جوشاندہ سے دھوئیں اور بندق ہندی منہ میں چبائیں اور اسی کو کھرل میں گھس کر لیپ جائے ڈنگ پر لگانا بھی مفید ہے۔

ہندی میں قلمی شورہ سہاگہ ملاکر سونگھاتے ہیں اور اندرائن کی جڑ ہڑتال۔ تاجو کو گھس کر اس کا لیپ جائے ڈنگ پر لگاتے ہیں وغیرہ۔

پیارے بھائی! غرض کیا کہ بچھو کے کاٹے کیوقت کانا ہے تذکرہ بالا ادویات انگریزی یونانی ہندی بغیر دوکانات کے کیسے دستیاب ہو سکتی ہیں؟ اور اگر صبح کا انتظار کیا جاوے۔ تو بیمار خدا کے حوالے۔ درد کی تکلیف اٹھا کر چپکا سو رہیگا۔ میں ایک ایسی آسان چیز بتلاتا ہوں جو اسکے واسطے اکسیر کا

کا حکم رکھتی ہیں۔ اور میرے تجربہ میں کئی سال تک مفید ثابت ہوئی ہے اور ہر ایک جگہ جہاں انسان کی بود و باش ہے۔ دستیاب ہو سکتی ہے۔

ذرا ٹھہرو! اوّل ماہیت زہر بچھو جو عرض کرتا ہوں بڑے بڑے ڈاکٹروں نے کیمسٹری کے ذریعہ سے بتلایا ہے:۔ کہ جب بچھو کے زہر کا امتحان کیا گیا تو ایک قسم کا تیزاب پایا گیا ہے (فورمک ایسڈ) یہ زہر تیزاب ہونے کے سبب سے ایسی جلن اور درد پیدا کرتا ہے۔ کہ الامان۔ جب یہ معلوم ہوا۔ کہ باعث جلن اور درد کا یہ ہے۔ تو علاج آسان۔ تیزاب کا اثر زائل کرنے کیواسطے کھار (alkali) دوائی کا استعمال کرنا چاہئے۔ اسلئے سوڈا یا امونیا کا عرق یعنے سولیوشن لگانا چاہیے چونکہ ہر ایک گھر یا ہر ایک دوکان میں سوڈا۔ امونیا نہیں ملسکتا اور خاصکر رات کیوقت اسواسطے ایک نہایت آسان چیز بتلاتا ہوں۔ جس کا اقرار اوپر کیا ہے اور وہ ہر ایک جگہ ملسکتی ہے وہ کیا ہے۔ وہ کھانیکا نمک جسکو انگریزی میں کلورائیڈ اوف سوڈیم کہتے ہیں۔ اب آپ منتظر ہونگے۔ کہ یہ کیونکر لگایا جاوے۔

**ترکیب استعمال:۔** تھوڑا سا باریک نمک (چٹکی بھرا) جائے ڈنگ بچھو پر چھڑک کر اوپر دو تین قطرہ پانی ڈالکر دس بیس سکنڈ خوب ملو۔ فوراً آرام ہوگا مجھے روپڑ ضلع انبالہ اور ریاست بیکانیر میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ ان جگہوں میں موسم برسات میں یہ موذی رات کے وقت (جب کسی شخص کو کسی الماری یا طاق میں کوئی چیز اُٹھانے یا رکھنے کا اندھیرے میں اتفاق پڑتا ہے) اکثر کاٹ کھاتا ہے تو اسوقت سوائے ہائے ہائے اور کچھ یاد نہیں رہتا۔ میں نے نمک کا خوب تیز پانی بنا کر (نمک دو ڈرام پانی ایک اونس) رکھوایا ہوا تھا۔ جہاں بیمار آیا۔ دو چار قطرہ نمک والے پانی کے لگا کر ملے اور درد اچھا ہو گیا۔ اور بیمار دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔

پیارے ناظرین! اگر آپ میں سے کسی کو ایسی جگہ رہنے کا اتفاق ہو جس جگہ بچھو زیادہ ہوں۔ تو ضرور تجربہ علاج کریں اور اگر مفید ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث اپنی تحریر سے مطلع فرماویں۔

یہ لوکل یعنے خاص ڈنگ کی جگہ کا علاج کیا گیا ہے اب جنرل یعنے اندرونی دوائی دینا سخت حالتوں میں لکھتا ہوں۔ اگر سخت ڈنگ لگنے کے سبب سے بیمار غشی کی حالت میں ہو جاوے۔ تو مفرح قلب ادویات مثلاً امونیا۔ برانڈی وغیرہ۔ اور درد رفع کرنے کے واسطے مرکبات افیون دینے چاہئیں۔ اگر گردن کے سامنے اور دائیں بائیں شہد کی مکھی یا بھڑ یا بچھو کے کاٹنے سے ورم ہو جاوے۔ تو ٹکور کرنا یا جونک لگانا مفید ہوتا ہے۔ نہایت سخت ورم کی حالت میں عمل جراحی سے ہوا کی نالی کھولنا اچھا ہے۔

کبھی کبھی موت جلتی نسبت ڈنگ لگنے سے ہو جاتی ہے میرے دوست (ایمانی حکیم) اسبات کا تعجب نکریں۔ کیونکہ جب ایک شہد کی مکھی کاٹتی ہے تو خفیف ورم ہوتا ہے۔ اگر سو پچاس ملکر کاٹیں۔ تو زہر کی مقدار زیادہ ہونے سے بیمار مر جاتا ہے بہت برس ہوئے۔ کہ ایک شخص شادی کر کے واپس اپنے گاؤں کو جا رہا تھا دولہا کے وقت راستہ میں ایک بڑ کے درخت کے نیچے آرام کرنیکو ٹھیرا۔ اس درخت پر مکھیوں کا چھتا تھا۔ اور بدقسمتی اتفاق سے یا کسی کے چھیڑنے سے مکھی نے دولہا اور دلہن کو ایسا کاٹا۔ کہ دونوں وہاں ہی مر گئے۔

دوسرا کیس ایک فرانسیسی جنٹلمین کا درج کتاب ہے۔ اس بیچارہ کو کبیرنے نے چھاتی پر ایسا کاٹا۔ کہ پندرہ منٹ میں مر گیا۔ اسی لئے قتل الموذی قبل الایذا کا مسئلہ درست ہے۔ لیکن یہ ہر وقت نہیں۔

کسی اخبار میں دیکھا کہ ایک شخص کا مقابلہ جنگل میں ایک سانپ سے ہوا تھا۔ سانپ نے ایسا پھونکار مارا۔ کہ اس شخص کا تمام جسم جھلس گیا اور دوسرے دن مر گیا۔ ایسے موذی سے بچنا ہی اچھا ہے مثل مشہور ہے کہ

شیر کے شکار میں جان کا اندیشہ

ایسے موذی کا مارنا ثواب میں داخل ہے۔

# محنت ہی سب کچھ ہے

بیخبر ہوش میں آ سر پہ تیرے ہشیاری ہے — بیخبر وقت کی اب وقت خبرداری ہے
کیوں عبث شغلۂ غفلت بیکاری ہے — کیوں جہالت کی ہوا شام و سحر جاری ہے

ہائے سستی نہیں کیوں سر سے جدا ہوتا ہے
کیسی غفلت ہے کہ دل اپنا پڑا سوتا ہے

ہائے غفلت ہو برا تو غضب کرتی ہے — جو تجھے خوشحال تا ہمیں پہ تعجب کرتی ہے
پیش سستی جو مصیبت کا سبب کرتی ہے — ہم انسان ہو کسی حال میں کب کرتی ہے

مئے غفلت سے جو سرشار ہوا۔ خوار ہوا
ستیاناس ئے غم و آزار ہوا — [illegible] ہوا

ahmadimuslim.de

جی چراتا ہے جو محنت سے وہ ہوتا ہے ذلیل — یہی غفلت ہے بد اقبالیٔ انسان کی دلیل
کام محنت کے وسیلے سے فقط ہے تکمیل — بار سستی سے تنومند بھی ہو جاوے علیل
فی الحقیقت ہے بشر کے لئے محنت راحت
اور سستی و غفلت سے ہے کھو رخصت راحت

تندرستی کا عدو شغل غفلت ہے — رات دن سوئے جو بستر پہ تو کیا راحت ہے
کام سے جی کو چرایا تو بڑی ذلت ہے — کام ہی جب نہ ہوا ختم تو پھر آفت ہے
وہی ناکام ہے جو کام نہیں کر سکتا
دم راحت وہ خواب میں بھی بھر سکتا

عادت غفلت و سستی نے ستم ڈھائے ہیں — زور بیکاری و افلاس نے دکھلائے ہیں
اسکے بس میں جو ہیں ... پھر آئے ہیں — مرمٹے ہیں صفت مردہ نظر آئے ہیں
اسی غفلت کا نتیجہ ہے کہ بگاڑا اس نے
پہلوانوں کو بھی دنگل میں پچھاڑا اس نے

اہل غفلت کا نظر آتا ہے دنیا میں ہجوم — گو کہ لوگوں کو ہوئی کم ہے پئے تحصیل علوم
نہ ہوئی جن کو جہالت کے نتیجے معلوم — فائدہ علم کے کس طرح نہیں ان کو مفہوم
یہی غفلت کا اثر ہے کہ جو بیہوش ہیں وہ
تشنۂ سیخ و معیت سے ہم آغوش ہیں وہ

مال و دولت میں ترقی کو ہوا دخل محال — بڑھ گئی سستی کی جو عادت تو ہوا قوت کو زوال
غلہ جو جمع تھا سب کھا گئے جب اہل و عیال — مفلسی نے کیا پھر اہل وطن کو کنگال
اپنا سرمایہ نہ گھٹتا تو نہ تنگی ہوتی
یوں نہ بدنام زمانہ کی دو رنگی ہوتی

دیکھئے عادی محنت جو نہیں ہیں اطفال — پڑھنے لکھنے کا ہے شغل ان کیلئے اک جنجال
امتحانات میں شرکت تو ہوئی سال بسال — کامیابی نے نہ دکھلایا مگر ان کو جمال
جو سبق یاد نہیں کرتے ہیں غافل ہیں وہی
کام میں کرتے جو محنت نہیں غافل ہیں وہی

کاہلی کا ہے جو خوگر وہ ہے بیکار رہا — کام جو کر نہیں سکتا ہے وہ ہے خوار رہا
جسم میں جسکے نہ طاقت ہو وہ آزار رہا — جسکی صحت میں خلل ہو وہ ہے بیمار رہا
کاہلی جاہلی کی جڑ ہے سمجھو یہ مطلب
صورت راحت و توقیر ہے محنت کا سبب
کرو محنت تو تمہیں دولت و عزت چاہو — تم کو کہتے ہیں یہ تم اگر لطف سے سننا چاہو

خدمت نخل کرو گر تو ثمر ہاتھ آئے — غوطہ دریا میں لگاؤ تو گہر ہاتھ آئے
محنت انسان کی نہیں کرتا ہے بیکار خدا
کام جو کرتا ہے اس کا ہے مددگار خدا

پڑھنے لکھنے کے ہیں جو دنیا میں جاری دستور — فائدے اسکے ہیں ظاہر تو نتیجے مشہور
یہ وہ دولت ہے کہ انسان بنے اہل شعور — خانۂ راحت دنیا ہوا اسی سے معمور
جسم اگر حق نے دیا تم کو تو محنت کرو
دامن نقد تمنا سے تمنا بھر لو

یہی غفلت ہے جو انسان کو کرتی ہے خوار و تباہ — وقت کی قدر سے مطلب ہے نہ کچھ کام کی چاہ
گھر میں بیٹھے نظر آنے لگی افلاس کی راہ — دور فاقہ میں اٹھا تو ادھر کی نہ نگاہ
ہو جو افلاس تو پھر پاس نہ آئے کوئی
مرد مفلس کو نہ عزت سے بلائے کوئی

مفلسی کھوتی ہے توقیر بشر دم بھر میں — خاک اڑنے لگے پیسہ نہ اگر ہو گھر میں
بال بچے ہوں خفا درد و الم ہو سر میں — بیقراری کا ہے جوش دل مضطر میں
سچ ہے افلاس سے بڑھکر کوئی آزار نہیں
بڑھ کے مفلس سے زمانہ میں کوئی خوار نہیں

دفع افلاس کی تدبیر اگر ہے منظور — کاہلی چھوڑ دو ہو سستی و غفلت کا فتور
کرو محنت کرو محنت ہے اگر کچھ بھی شعور — اسی محنت سے ملے دولت و اعزاز ضرور
یہ وہ محنت ہے کہ ملتا ہے خدا بھی اس سے
فائدے اسکے سوا اور کہیں ہم کس سے

پڑھو لکھو کرو محنت کہ ہو یاور تقدیر — خواب غفلت سے اٹھو سوچو مناسب تدبیر
کام کے وقت کرو کام نہ کچھ ہو تاخیر — ہے یہی سہل سا نسخہ پئے مطلب اکسیر
اے محنت ... طول بیان محنت
عرض مطلب سے ہے ... شان محنت

(از محمد سرمد)

## مردہ دفن کرنا چاہیے

(از جناب حکیم بشیر احمد صاحب حیدرآبادی)

جناب ایڈیٹر صاحب بعد سلام مسنون آنکہ۔ آپ کے اخبار نمبر (۴۹) میں ایک استفسار